روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 27/اپریل 2009ء 1430 ہجری 27 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 92

زبانی اور تحریر سے تلاوت

عبداللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کا زبانی قرآن کریم پڑھنا ایک ہزار درجہ کے برابر ہے اور قرآن کریم کو مصحف سے دیکھ کر پڑھنا اسے دوہزار درجہ تک بڑھاتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن الفصل الثالث)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہؐ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہؐ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔

(رسالہ الوصیت، روحانی جلد 20ص 311)

اے میری عزیز جماعت یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو اور حدیثوں کو بھی ردی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ طیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے۔ سو تم اس پاک کلام کی قدر کرو اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔ کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اسی حد تک موثر ہوتی ہیں جس حد تک اس شخص کی معرفت اور تقویٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 64)

............اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 622)

نیک اقدار کی حفاظت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''بیاہ شادیوں کے موقعہ پر عورتوں کے معاملات ہوں تو لجنہ کو مستعدی اور اخلاص کے ساتھ دینی خدمات پیش کرنی چاہیں۔ مردوں کے معاملات ہوں تو انصار اور خدام کو یہ کام سنبھالنے چاہئیں۔ ہم نے ان کو نمونے دینے ہیں۔ ہم نے ان کو دکھانا ہے کہ...... معاشرہ بعض اقدار کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان اقدار کی حفاظت تم نہیں کر سکتے تو......ہم یہ کر کے دکھائیں گے اور بتائیں گے کہ کس طرح ان اقدار کی حفاظت کی جاتی ہے''۔ (رپورٹ شوریٰ 1990ء)

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

کتاب حقیقۃ الوحی آڈیو

CD / DVD میں دستیاب ہے

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام تیار کردہ آڈیو سی ڈی / ڈی وی ڈی برائے کتاب ''حقیقۃ الوحی'' تصنیف حضرت مسیح موعود ماہ مئی 2009ء سے دستیاب ہوگی۔

☆ مکمل کتاب مع عربی متن 4عدد CDs (MP3فارمیٹ): قیمت-/50روپیہ

☆ مکمل کتاب مع عربی متن 1عدد DVD: قیمت-/50روپیہ

جو مجالس اور ادارہ جات اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں وہ قبل از وقت اپنی ڈیمانڈ سے دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں تاکہ بروقت اس کا انتظام کیا جاسکے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت ہے

نظارت امور عامہ کو چند نوجوانوں کی ضرورت ہے وہ نوجوان جو صحت مند، خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں وہ مورخہ 5 مئی 2009ء بوقت 10 بجے صبح دفتر نظارت امور عامہ میں تشریف لائیں۔ (ناظر امور عامہ)

مشعل راہ

خدام الاحمدیہ کی غرض وغایت اور قومی ترقی کے تین معیار

حضرت مصلح موعود خلیفة المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ نوجوانوں کے سامنے وہ مقاصد رکھے جائیں جن کے بغیر ان میں ارتقائی روح پیدا نہیں ہوسکتی اور جن کے بغیر جماعت کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس وقت ایک ذہنی آزادی عطا کی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ ہم میں سے ہر شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر ہی (خواہ ہم اس وقت تک زندہ رہیں یا نہ رہیں۔ لیکن بہرحال وہ عرصہ غیر معمولی طور پر لمبا نہیں ہوسکتا) ہمیں تمام دنیا پر نہ صرف عملی برتری حاصل ہوگی بلکہ.......... مذہبی برتری بھی حاصل ہو جائے گی۔.......... جماعت کے تمام دوستوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے ہاں نوجوانوں کو منظّم کریں اور ان کی ایک مجلس بنا کر خدام الاحمدیہ اس کا نام رکھیں اور انہیں سلسلہ کے وقار کے تحفظ اور (۔) احمدیت کی ترقی کے لئے کام کرنے کی ترغیب دیں۔..........

بچوں کے اندر بھی یہی جذبات اور یہی خیالات پیدا کئے جائیں کیونکہ بچپن میں ہی اخلاق کی داغ بیل پڑتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض کاموں کی داغ بیل جوانی میں پڑتی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض کاموں کی داغ بیل بچپن میں پڑتی ہے۔ جوانی میں جن کاموں کی داغ بیل پڑتی ہے وہ بالعموم عملی ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے انسان کا ذہن برے اور بھلے کی تمیز کر لیتا ہے، مگر قومیں صرف برے اور بھلے کی تمیز سے ہی ترقی نہیں کیا کرتیں بلکہ قوم کی ترقی کے لئے اچھی عادتوں کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ بے شک عادت بعض لحاظ سے نقصان رساں بھی ہوتی ہے، مگر عادت درحقیقت قومی ترقی کا ایک ضروری حربہ بھی ہوتی ہے۔ کسی قوم کو نیک اخلاق کی عادت ڈال دو، وہ خود بخود باقی اقوام پر غالب آنے لگ جائے گی۔ اسی طرح جب کسی قوم میں بد عادات پیدا ہو جائیں، وہ خود بخود گرتی چلی جاتی ہے اور اگر اسے کسی بات کی بھی عادت نہ ڈالو تو اس قوم میں ایک تزلزل رہے گا۔

کبھی اخلاقی رو غالب آ گئی تو وہ ترقی کر جائے گی اور اگر اخلاقی رو دب گئی تو وہ گر جائے گی۔ تو اصل حقیقی چیز یہ ہے کہ اچھی عادت بھی ہو اور علم بھی ہو۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب عادت کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے اور علم کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے۔ عادت کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے اور علم کا زمانہ جوانی کا زمانہ ہوتا ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے جس میں پانچ چھ سال کی عمر کے بچوں سے لے کر پندرہ سولہ سال کی عمر تک کے بچے شامل ہوسکیں یا اگر کوئی اور حد بندی تجویز ہو تو اس کے ماتحت بچوں کو شامل کیا جائے۔

بچوں میں محنت کی عادت پیدا کی جائے، سچ بولنے کی عادت پیدا کی جائے اور نمازوں کی باقاعدگی کی عادت پیدا کی جائے۔ نماز کے بغیر (۔) کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں (۔) روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے۔

اسی طرح سچ کے بغیر اخلاق درست نہیں ہوسکتے۔ جس قوم میں سچ نہیں، اس قوم میں اخلاق فاضلہ بھی نہیں اور محنت کی عادت کے بغیر سیاست اور تمدن کوئی چیز نہیں۔ جس قوم میں محنت کی عادت نہیں اس قوم میں سیاست اور تمدن بھی نہیں۔ گویا یہ تین معیار ہیں جن کے بغیر قومی ترقی نہیں ہوتی۔ پس خدام الاحمدیہ کے ارکان کو چاہئے کہ اپنی ایک شاخ بچوں کی بھی قائم کریں۔ مگران کے نگران ایسے لوگ مقرر کریں جو کم سے کم چالیس سال کے ہوں اور بہتر ہوگا اگر وہ اس سے بھی زیادہ عمر کے ہوں اور اپنے اندر ہمت اور استقلال رکھتے ہوں۔ ان کے سپرد یہ کام کیا جائے کہ وہ بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں، انہیں وقت ضائع کرنے سے بچائیں، نمازوں کے لئے باقاعدہ لے جائیں اور اخلاق فاضلہ ان میں پیدا کریں اور گو تفصیلی طور پر تمام اخلاق کا پیدا کرنا ہی ضروری ہے، مگر یہ تین باتیں خاص طور پر ان میں پیدا کی جائیں۔ یعنی نمازوں کی باقاعدگی کی عادت، سچ کی عادت اور محنت کی عادت۔ باقی ہمارے ملک میں بعض اور بھی اخلاقی خرابیاں ہیں جن کا دور کرنا ضروری ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 52 تا 55)

کسی کے کہنے پر کوئی کافر نہیں ہوسکتا

قائمقام سپیکر قومی اسمبلی فیصل کریم کنڈی نے رولنگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ 1973ء کا آئین مکمل طور پر اسلامی ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں کسی شخص کے کہنے پر کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔ اجلاس میں ایم کیو ایم کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر حیدر عباس رضوی نے کہا کہ مولانا صوفی محمد نے پارلیمنٹ کو غیر شرعی قرار دیا ہے جس پر سپیکر کی جانب سے رولنگ آنی چاہئے۔ اس پر قائمقام سپیکر نے رولنگ دیتے ہوئے کہا کہ 1973ء کا آئین عین اسلامی ہے۔ اس کے تحت کام کرنے والے تمام ادارے شرعی اور قانون کے تحت کام کر رہے ہیں۔ کسی بھی شخص کے کہنے سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہوسکتا۔

اس سے قبل قومی اسمبلی میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف اٹھ کھڑی ہو۔ صدر کے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب پر قومی اسمبلی میں بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسلم لیگ ن کے فضل کریم نے کہا کہ حکومت اٹھ کھڑی ہو، 16 کروڑ عوام ان کے ساتھ ہوں گے۔ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ فکر و تدبر و تحمل سے پھیلا ہے۔ ہم ایک فرقہ کے اسلام کو چلنے نہیں دیں گے۔ پارلیمنٹ کو غیر اسلامی کہنے والوں نے تو قائداعظم محمد علی جناح کو بھی کافر قرار دیا تھا۔ حکومت مصلحت کا شکار نہ ہو، قانون کو ہاتھ میں لینے والوں کو لٹکا دیا جائے۔ پیپلز پارٹی کے ندیم افضل چن نے کہا کہ ہم صرف مہرے بنے ہوئے ہیں۔ بعض طاقتیں ہمیں کہیں اور سے کنٹرول کر رہی ہیں۔ پہلے ہم اپنا احتساب کریں پھر صوفی محمد کے گرد دائرہ تنگ کریں۔ کل کے مجاہد آج طالبان اور پھر دہشت گرد بن گئے ہیں۔ بلوچستان کے مسائل حل کئے جائیں۔ آج لگنے والے نعرے کل کہیں حقیقت نہ بن جائیں۔ ق لیگ کی ڈاکٹر عطیہ عنایت اللہ نے کہا کہ پاکستان بکنے والا نہیں نہ ہی ہم کسی کو بلینک چیک دیں گے۔ کسی بھی غیر ملکی فوج کو پاکستان میں کارروائی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

مسلم لیگ ن کے رانا تنویر نے کہا کہ پارلیمنٹ میں موجود تمام سیاسی جماعتیں 17 ویں ترمیم کے خاتمہ کی باتیں کرتی ہیں اور پوری قوم اس پر متفق ہے تو پھر اسے ختم کیوں نہیں کیا جاتا۔

ایم کیو ایم کے حیدر عباس رضوی نے کہا کہ جس طرح طالبان اسلام کی بات کر رہے ہیں یہ قبول نہیں۔ سپیکر کو اس حوالے سے رولنگ دینی چاہئے۔ منتخب ایوانوں کو کافر قرار دیا جا رہا ہے۔ اگر یہ کافر ہیں تو ہمیں اقلیتی نشستیں دی جائیں ورنہ سپیکر رولنگ دیں کہ پارلیمنٹ شرعی ہے۔ ہمیں مسلمان ہونے کے لئے کسی سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 24/اپریل 2009ء)

سانحہ ارتحال وشکریہ احباب

مکرم منیر مسعود صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی محترم چوہدری حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال بقضائے الٰہی مورخہ 9/اپریل 2009ء کو بعمر 69 سال بعارضہ قلب انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء ساہیوال میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مربی صاحب ضلع نے دعا کروائی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً 50 سال تک مختلف تنظیمی و جماعتی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ ایک لمبا عرصہ نائب امیر ضلع ساہیوال رہے جبکہ تادم آخر سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ضلع ساہیوال خدمات بجالاتے رہے۔ 1984ء میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کا بھی آپ کو اعزاز حاصل رہا۔ یہ عرصہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی صبر و استقلال سے گزارا۔

آپ محترم چوہدری غلام حسین صاحب (تایا و خسر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم) کے پوتے اور محترم چوہدری نورالدین صاحب جہانگیر مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ ننھیال کی طرف سے آپ حضرت حافظ نبی بخش صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی نسل سے تھے۔ آپ حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم سابق مشنری انچارج مشرقی افریقہ، امریکہ اور امام بیت الذکر لندن کے داماد تھے۔

آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ کے علاوہ دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں۔

آپ کی وفات پر پاکستان کے طول و عرض اور دنیا بھر سے تعزیتی پیغام موصول ہوئے اور ان کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ متواتر کئی روز تک ساہیوال کے علاوہ دیگر مقامات سے احباب جماعت تعزیت کے لئے تشریف لاتے رہے جو ہم سب لواحقین کے لئے ڈھارس کا باعث بنے۔ اس سے آپ کے وسیع دائرہ احباب کا علم ہوتا ہے۔ خاکسار اور مرحوم کی اہلیہ اور بچوں کے لئے فرداً فرداً جملہ عزیز و اقارب اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کرنا ممکن نہ ہے۔ لہٰذا ان چند سطور کے ذریعہ ہی ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا دے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مالک حقیقی ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا جائے۔ ان کے بیوی بچوں کا خود حامی و ناصر ہو اور دیگر لواحقین کو یہ صدمہ صبر و تحمل سے برداشت کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سکیم مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود۔ 2009ء

حقیقۃ الوحی سوال وجواب کی صورت میں (مطالعہ ماہ مئی صفحہ 142 تا 358)

آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے

مرسلہ: مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ۔ بسلسلہ تعمیل سفارشات مجلس مشاورت پاکستان 2009ء

مجلس مشاورت پاکستان منعقدہ 20 تا 22 مارچ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ علمی اور روحانی معیار بلند کرنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ ضروری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے۔ اتنا گہرا اثر رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے الفاظ اس طرح دل کی گہرائی سے نکل کے دل کی گہرائی تک ڈوبتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ 13 فروری 1998 از الفضل 23 نومبر 1999ء)

پس حضرت مسیح موعود کی کتب، ملفوظات، اشتہارات اور مکتوبات پڑھانے کا خاص اہتمام کیا جائے۔ اس ارشاد کی روشنی میں تجویز ہے کہ اس سال کے لئے اس کتاب کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کردیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بہ حرف پڑھ لے گا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 166)

''ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی۔ بہت ضروری تھی۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔ حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 212)

ان سفارشات کی تعمیل میں ایک جامع سکیم بنائی گئی ہے۔ ہم سب کو اس سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

☆ ہر احمدی روزانہ حقیقۃ الوحی کے کم از کم 7 صفحات کے مطالعہ کو یقینی بنائے۔ اگر یہ 7 صفحات آرام سے بھی پڑھے جائیں تو اس پر 25 تا 30 منٹ صرف ہوتے ہیں۔ اس طرح 4 ماہ میں اس کتاب کا مکمل مطالعہ ہو سکتا ہے۔ اور ایک سال میں ہم 3 دفعہ اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ

''وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم)

☆ روزانہ 7 صفحات مطالعہ کے حساب سے ماہ مئی 09ء کے 31 دنوں میں کل 217 صفحات کا مطالعہ ہو سکے گا۔ ماہ اپریل میں 141 صفحات کا مطالعہ مکمل کرنے کے بعد یکم مئی سے حقیقۃ الوحی کے صفحہ نمبر 142 سے مطالعہ شروع ہوگا۔

آپ کی سہولت کے لئے صفحہ نمبر 141 تا صفحہ نمبر 358 میں سے کچھ سوالات بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔ تاکہ پڑھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہو۔

☆ ہر ماہ کے شروع میں روزنامہ الفضل میں ایک پرچہ شائع کیا جائے گا۔ اور اس پرچے کو حل کر کے ہر فرد جماعت نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو بھجوائے۔ نظارت اس کی مارکنگ کرے گی اور واپس آپ کو بھجوائے گی۔

سوالات حقیقۃ الوحی

صفحہ 142 تا 358

صفحہ 142۔144

100۔ شیطانی اور رحمانی الہام میں کیا فرق ہوتا ہے؟

صفحہ 144۔147

101۔ ان الذین امنوا ...... ولا ھم یحزنون سے غلط استنباط کی تردید کیجئے؟

صفحہ 147

102۔ نجات حاصل کرنے کے لئے کیا دو باتیں ضروری ہیں؟

103۔ یہ دو باتیں کس طرح حاصل ہو سکتی ہیں؟

104۔ آیت لا تدرکہ الابصار سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

105۔ توحید کی حقیقت کیا ہے؟

صفحہ 148

106۔ اللہ کے لفظ کا استعمال قرآن شریف میں محدود معنوں میں بھی سمجھا جائے تب بھی یہ آیت مخالف کو مفید نہیں ہو سکتی۔ تشریح کیجئے؟

صفحہ 149

107۔ آیات والذین جاھدوا فینا اور ان من اھل الکتاب لیؤمنن بہ قبل موتہ سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

108۔ باوانانک کا ذکر کس مضمون میں بیان ہے؟

صفحہ 150

109 بحرالجواہر میں کیا واقعہ کس مضمون میں بیان ہے؟

صفحہ 151

110۔ آیت من کان فی ھذہ اعمی سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

صفحہ 152

111۔ سوال نمبر 1 کیا ہے؟

112۔ اس سوال کا جواب متعدد پہلوؤں سے دیا گیا ہے ان کو تفصیل سے لکھئے؟

113۔ حاشیہ صفحہ 154 میں کس دھوکہ کو دور کیا گیا ہے؟

114۔ اور کیا وضاحت فرمائی گئی ہے؟

صفحہ 155

115۔ حضرت عیسیٰؑ کو دی گئی قوتوں کی وضاحت کیجئے؟

صفحہ 156

116۔ قرآن مجید سے ثابت کیجئے کہ مومن ظلی طور پر کمالات حاصل کر سکتے ہیں؟

صفحہ 158

117۔ آیت ھل ینظرون کس مضمون کے سلسلہ میں درج فرمائی ہے؟

صفحہ 159

118۔ سوال نمبر 2 کیا ہے؟

119۔ اس سوال کا جواب تفصیل سے درج کریں؟

120۔ ثابت کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کی جنگیں دفاعی تھیں؟

121۔ تیسرا سوال کیا ہے؟

صفحہ 162

122۔ اس سوال کے جواب میں کیا وضاحت فرمائی گئی ہے؟

123۔ چوتھا سوال اور اس میں پیدا شدہ شبہ کا تفصیل سے جواب لکھیں؟

صفحہ 163

124۔ سوال نمبر 5 کیا ہے اور اس کا جواب لکھیں؟

125۔ ما کنا معذبین ...... کس ضمن میں درج ہوئی ہے؟

126۔ سوال نمبر 6 اور اس کا جواب لکھئے؟

127۔ سوال نمبر 7 کا جواب لکھئے؟

صفحہ 172

128۔ سوال نمبر 8 میں جو آیت درج ہے اس کے صحیح معنے بیان کریں؟

صفحہ 174

129۔ قرآن شریف میں دو قسم کی آیات ہیں؟

صفحہ 179 تا صفحہ 185

130۔ سوال نمبر 9 کیا ہے؟

131۔ اس کا تفصیلی جواب دیجئے؟

132۔ اتمام حجت سے کیا مراد ہے؟

133۔ کفر دو قسم پر ہے وضاحت کیجئے؟

134۔ حضور نے اپنی صداقت کی ایک زبردست دلیل دی ہے بیان کیجئے؟ حاشیہ صفحہ 189

135۔ مقدمات کا مختصر ذکر کیجئے؟

صفحہ 190 صفحہ 191

136۔ عبدالحکیم کے تضاد کے بارہ میں کیا بیان ہے؟

صفحہ 192 تا صفحہ 200

137۔ عبداللہ آتھم کی پیشگوئی پر عبدالحکیم کے اعتراض اور احمد بیگ کے داماد اور مولوی محمد حسین اور اس کے رفیقوں کے بارہ میں پیشگوئی پر اعتراض کا جواب لکھئے۔

صفحہ 200 تا صفحہ 209

138۔ پہلا نشان من یجدد لھا دینھا کی وضاحت کیجئے؟

139۔ نشان نمبر 2 سورج چاند گرہن کی تفصیل لکھئے؟

صفحہ 202

140۔ ذوالسنین سے کیا مراد ہے؟

141۔ ایک نئی سواری کا نشان کیا ہے؟

142۔ حج رو کے جانے کا نشان کیا ہے؟

143۔ کتابوں کی اشاعت کے نشان کی توضیح کیجئے؟

144۔ نہریں جاری کئے جانے کا نشان واضح کیجئے؟

145۔ نوع انسان کے باہمی تعلقات بڑھنے کا نشان لکھئے؟

146۔ متواتر زلزلوں کے آنے کا نشان کیا ہے؟

147۔ کثرت ہلاکت کا نشان کیا ہے؟

148۔ دانیال نبی کی کتاب سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

149۔ سورۃ العصر کے حروف حساب جمل سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

150۔ محی الدین ابن عربی نے اپنی کتاب فصوص میں کیا لکھا ہے؟

151۔ طاعون اور زلازل کے بارہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی۔ بائبل میں مسیح موعود کے 6 ہزار سال بعد ظاہر ہونے کی پیشگوئی۔ گلاب شاہ جمال پوری کی پیشگوئی۔ پیر صاحب العلم کی پیشگوئی بیان کیجئے؟

صفحہ 210 تا صفحہ 220

152۔ حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف شہید کا الہام اور ان کی قربانی سے جو نشان پیدا ہوا اس کی وضاحت کیجئے؟

153۔ لو تقول علینا سے صداقت کا استدلال کیجئے؟

154۔خواجہ غلام فرید صاحب کے ذریعہ نشان اور ان کی تائید کو بیان کریں؟

155۔ترى نسلا بعيدا کا نشان۔والد صاحب کی وفات اور الیس اللہ کا نشان بیان کیجئے؟

صفحہ 221

156۔ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی صفائی سے پوری ہوئی تشریح کیجئے؟

صفحہ 223

157۔30جون 1899ء کو کیا الہام ہوا اور کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 224 تا صفحہ 226

158۔کرم دین جہلمی کے مقدمہ کے سلسلہ میں کیا الہامی دعا سکھائی گئی اور اس مقدمہ کا نتیجہ کیا نکلا؟

159۔کرم دین جہلمی کے مقدمہ کے سلسلہ میں مواہب الرحمان میں کیا پیشگوئیاں درج کی گئی تھیں؟

160۔ڈوئی کے بارہ میں اس صفحہ پر کیا بیان ہے؟

161۔مقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک مقدمہ ٹیکس ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ کس طرح نشان بنا؟

صفحہ 227

162۔سبز رنگ کے اشتہار میں کیا پیشگوئی تھی کس طرح پوری ہوئی؟

163۔سبز رنگ کے اشتہار کی پیشگوئی کے بعد اس صفحہ پر کن بچوں کے بارہ میں کیا پیشگوئیاں ہیں؟

صفحہ 228، 229، 230

164۔اس صفحہ پر کن بچوں کے بارہ میں پیشگوئی کا ذکر ہے اور کیا بیان ہے؟

165۔طاعون کے ٹیکہ کے بارہ میں اس صفحہ پر کیا بیان ہے؟

166۔عبدالرحیم خان کون تھے اور ان کے بارہ میں جو نشان ظاہر ہوا اس کی تفصیل لکھیں؟

167۔عبدالحی کون تھے اور ان کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

168۔پنجاب میں طاعون کا نشان کیسے ظاہر ہوا؟

169۔ چراغ دین ساکن جموں کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

صفحہ 231

170۔مرزا احمد بیگ کی نسبت پیشگوئی۔4اپریل 1905 کے زلزلہ کی پیشگوئی۔28فروری 1906ء کے زلزلہ کی پیشگوئی اور زلزلوں کے سلسلہ کے بارہ میں نشانات کا تذکرہ کیجئے؟

صفحہ 232

171۔دیانند کے بارہ میں پیشگوئی۔شرمپت کے بھائی بشمبر داس کے بارہ میں پیشگوئی۔صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے بارہ میں پیشگوئی۔میاں عبداللہ سنوری کی ایک ناکامی کے بارہ میں پیشگوئی۔اذکر نعمتی کے الہام میں پیشگوئیاں مولوی محمد حسین کے بارہ میں پیشگوئی کو بیان کریں؟

صفحہ 233

172۔مولوی نذیر حسین کے بارہ میں پیشگوئی۔شیخ مہر علی کے بارہ میں پیشگوئی۔شیخ مہر علی کے بارہ دوسری پیشگوئی مرزا غلام قادر صاحب کے بارہ میں پیشگوئی۔

صفحہ 234

173۔الہام کے معنے واضح نہ ہونے پر اعتراض کا جواب دیجئے؟

174۔قیصر رومی کے بارہ میں پیشگوئی۔مقدمات کے بارہ میں پیشگوئی۔لوگوں کے ملاقات کے لئے کثرت سے آنے کی پیشگوئی۔بیان کیجئے؟

صفحہ 235

175۔عربی میں فصاحت بلاغت کے بارہ میں پیشگوئی۔شاہ نزاع کے بارہ میں پیشگوئی۔طاعون کے بارہ میں حمامۃ البشریٰ میں پیشگوئی۔سر الخلافہ میں طاعون کے بارہ میں پیشگوئی بیان کیجئے؟

176۔حاشیہ میں ان کتب کا نام بتائیے جو الہام کے بعد عربی میں تصنیف ہوئیں؟

صفحہ 236، 237، 238

177۔کتاب اعجاز احمدی میں کیا پیشگوئی کی گئی تھی؟

178۔اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی سات مثالیں بیان کیجئے؟

صفحہ 239

179۔مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد حسین بھیں والا کے متعلق کیا نشان ظاہر ہوا۔

180۔کتاب نور الحق کے صفحہ 55 سے صفحہ 38 میں خسوف وکسوف کے بارہ میں کیا بیان ہے اور وہ کس طرح پورا ہوا؟

181۔براہین احمدیہ میں حضور کی نسبت ایک پیشگوئی تھی۔وہ کس طرح پوری ہوئی۔

صفحہ 240

182۔برق طفلی کی تشریح کیجئے۔

183۔مبارک و مبارک کس بارہ میں ہے؟

184۔سید ناصر شاہ کون ہیں ان کا ذکر کس سلسلہ میں ہے؟

صفحہ 241

185۔جماعت کی ترقی کی نسبت پیشگوئی بیان کیجئے۔

186۔براہین احمدیہ میں پیشگوئی یریدون ان یطفئوا ...... کس کس رنگ میں پوری ہوئی؟

صفحہ 242

187۔الہام یعصمک اللہ کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 243

188۔ان اللہ لا یغیر کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 244

189۔ ترى فخذاً اليماً کا الہام کس کمرہ میں ہوا اور کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 245

190۔5اگست 1906ء کو کیا واقعہ ہوا اور کس طرح نشان بن گیا۔

صفحہ 246

191۔شفا کا غیر معمولی نشان اور اس موقعہ پر جو الہام ہوا تفصیل سے لکھیں؟

صفحہ 246۔247

192۔ واذا مرضت کا الہام کس موقعہ پر ہوا؟

193۔مہر اور نسب والے الہام اور

ہر چہ باید نوعروسی را ہمہ ساماں کنم

وآنچہ درکار شما باشد عطائے آں کنم

کی تفصیل لکھیں؟

صفحہ 248

194۔دلیپ سنگھ، سرسید احمد اور رلیارام کے ذریعہ کون سے نشان ظاہر ہوئے؟

صفحہ 249۔254

195۔ رب لا تذرنی کا الہام کس طرح پورا ہوا؟

196۔مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی کے متعلق کیا رائے درج ہے؟

197۔عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کے بعد کیا تائیدات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئیں؟

198۔آتھم کے نشان پر اعتراض کا جواب دیجئے۔

صفحہ 254۔255

199۔اجیب کل دعائک کی وضاحت کیجئے۔

200۔"نصف ترا نصف عمالیق را" کی تشریح کیجئے؟

صفحہ 256

201۔اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ حرج بھی کا الہام کس طرح پورا ہوا؟ واقعہ تفصیل سے لکھئے۔

صفحہ 257

202۔نواب علی محمد خان مرحوم رئیس لودھیانہ کے بارے میں غیب کا جو عجیب انکشاف ہوا اس کی وضاحت کیجئے۔

203۔ الہام تخرج الصدور کس طرح پورا ہوا؟

204۔ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراس کے متعلق کیا الہام ہوا اور کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 260

205۔حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کے بارہ میں الہام کیا تھا اور کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 261۔262۔263

206۔براہین احمدیہ صفحہ 241 کی عربی الفاظ میں پیشگوئی جو بڑی شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوئی تفصیل سے لکھئے۔

صفحہ 263۔264

207۔الہام اریک برکات کس طرح پورا ہوا؟

208۔ینقطعُ اٰباءُ ک کی پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی؟

صفحہ 265

209۔مولوی محمد علی صاحب کی طاعون سے حفاظت کس وجہ سے ہوئی؟

210۔احیائے موتی سے ملتا جلتا نشان بیان کیجئے۔

صفحہ 266

211۔مرزا غلام قادر صاحب کی بیماری میں دعا کے ذریعہ تین باتوں میں معرفت کس طرح زیادہ ہوئی؟

صفحہ 267

212۔سرخی کے چھینٹوں کا نشان بیان کیجئے۔

صفحہ 267۔268

213۔زلزلوں کے متعلق کیا مضمون بیان ہے؟

صفحہ 269

214۔اردت ان استخلف کی تشریح کیجئے۔

صفحہ 270۔271

215۔ان صفحات میں جو عربی الہامات ہیں ان میں دو امر غیب کا بیان ہے۔وضاحت کیجئے۔

216۔انا اعطینٰک وضاحت کیجئے؟

صفحہ 272

217۔براہین احمدیہ میں درج الہام میں اپنی چمکار دکھاؤں گا۔۔کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 272۔273۔274

218۔موروثی اسامیوں پر مقدمہ میں مخالفین کو کیا غلط فہمی ہوئی اور کس طرح الہام کے ذریعہ یہ غلط فہمی دور کی گئی؟

219۔شاتان تذبحان کا الہام کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 275

220۔ طاعون کے بارہ میں اس صفحہ پر دو الہامات ہیں بیان کیجئے۔

صفحہ 275۔276۔277

221۔دو نشانات جو ہندوؤں کے لئے باعث حیرت ہوئے بیان کیجئے؟

222۔ ملاوامل کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

صفحہ 277۔278

223۔یسئلونک عن شانک کا الہام کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 278۔287

224۔حضرت مسیح ناصری اور حضرت یونس کے ذکر میں کیا استنباط فرمایا گیا ہے؟

صفحہ 287۔288

225۔انجمن حمایت اسلام کے متعلق کیا نشان ظاہر ہوا؟

صفحہ 289

226۔ ان معی کے الہام کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

صفحہ 290

227۔"یہ نان لو۔یہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے" یہ کس کا کلام ہے اور کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 291

228۔مضمون بالا رہا کا الہام کس طور سے پورا ہوا؟

صفحہ 292

229۔دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں "ون ول یو گوٹو امرتسر" کی تفصیل لکھئے۔

صفحہ 294۔304

230۔ لیکھرام کے ذریعہ ظاہر ہونے والا نشان بہ تفصیل لکھئے۔

صفحہ 304

231۔فارسی نعت عجب نوریست درجان محمد کے کچھ شعر جو آپ کو زبانی یاد ہوں لکھئے؟

232 اس نعت میں کیا پیشگوئی ہے؟

233۔اس نظم کے بعد کس کی تصویر چسپاں کی گئی ہے؟

صفحہ 307

234 میر عباس علی کے متعلق کیا مضمون ہے؟

صفحہ 309

235۔سیج رام کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

صفحہ 310

236۔ بنگالہ کی نسبت کیا پیشگوئی تھی؟

صفحہ 311

237۔ امرت بازار پتر کا کیا چیز ہے اس کا ذکر کس ضمن میں ہے؟

صفحہ 313

238۔ مولوی رسل بابا امرتسری کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

239۔ رسالہ انجام آتھم میں جن کو دعوت مباہلہ دی گئی تھی ان کا بالعموم کیا انجام ہوا؟

صفحہ 314

240۔ بشمبر داس برادر شرمپت کھتری کے بارہ میں پیشگوئی کس طرح غیر معمولی طور پر پوری ہوئی؟

صفحہ 315

241۔ باغ میں فرشتوں کے پہرہ کا کس طرح ظہور ہوا؟

صفحہ 316۔317

242۔ ان صفحات پر انگریزی الہام کے سلسلہ میں کیا مضمون ہے؟

243۔ آیت ان ھذان سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

صفحہ 318

244۔ بست و یک روپیہ کے بارہ میں الہام کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 319

245۔ آنکھوں کے بارہ میں عربی الہام کیا ہے اور کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 319

246۔ **ترد الیک** کا الہام کس بارہ میں تھا کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 320۔326

247۔ مسیح موعود کی خاص علامتیں کیا ہیں اور ان سے کیا مراد ہے؟

248۔ سورفاتحہ میں الدجال کا ذکر کیوں نہیں؟

249۔ دوزرد چادروں سے کیا مراد ہے؟

250۔ خانہ کعبہ کے طواف سے کیا مراد ہے؟

251۔ صلیب کے توڑنے سے کیا مراد ہے؟

252۔ خنزیر کو قتل کرنے سے کیا مراد ہے؟

253۔ مزار مبارک میں داخل ہونے سے کیا مراد ہے؟

254۔ قتل نہیں کیا جائے گا کی کیا حکمت ہے؟

صفحہ 326۔334

255۔ عظیم الشان نشان کی تفصیل لکھئے۔

256۔ ماسٹر مرلی دھر کون تھا؟

257۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر دو قسم کے دلائل قائم ہو سکتے ہیں وضاحت کیجئے۔

258۔ صفحہ 331 کے حاشیہ میں فرشتوں کے بارہ میں کیا مضمون ہے؟

صفحہ 336۔340

259۔ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان چند دعاوں کی قبولیت تحریر کیجئے؟

260۔ سید ناصر شاہ کیا کام کرتے تھے انہوں نے کہاں سے خط لکھا تھا کیا نشان ظاہر ہوا؟

261۔ مستری نظام الدین صاحب کہاں کے رہنے والے تھے ان کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

262۔ سردار خان صاحب کہاں کے رہنے والے تھے ان کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

263۔ میاں نور احمد صاحب مدرس کہاں کے تھے اور ان کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

264۔ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراس کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

صفحہ 340

265۔ جب خدا تعالیٰ اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو کیا کرتا ہے اور اس بارہ میں کس آیت سے استنباط ہے؟

صفحہ 341

266۔ آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا اس الہام کے بعد کون سا نشان ظاہر ہوا؟

صفحہ 342۔343۔344

267۔ مولوی اسماعیل کہاں کا باشندہ تھا اور اس کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

268۔ حضرت محمد طاہر کی کتاب کا نام کیا ہے؟ ان کا ذکر کس نشان کے ضمن میں ہے؟

صفحہ 345

269۔ نواب محمد حیات کا کیا عہدہ تھا اور ان کے ذریعہ کیا نشان ظاہر ہوا؟

صفحہ 345۔346

270۔ مارچ 1905 میں کیا مسئلہ پیدا ہوا اور کس طرح حل ہوا؟

271۔ نعمت اللہ ولی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

صفحہ 347۔348

272۔ براہین احمدیہ صفحہ 522 میں کیا فارسی الہام ہے اور وہ کس طرح پورا ہوا؟

صفحہ 349

273۔ نور الحق حصہ دوم کے صفحہ 35 سے صفحہ 38 میں کسوف و خسوف کس چیز کی پیشگوئی ہے اور کس طرح پوری ہوئی؟

صفحہ 350

274۔ **ھزّ الیک** کا الہام کس سلسلہ میں ہوا؟

275۔ حاشیہ 250۔251 میں مریم اور عیسیٰ نام رکھے جانے کے بارہ میں کیا مضمون ہے؟

صفحہ 353

276۔ **انی مھین** کے الہام پورا ہونے کی کچھ مثالیں دیجئے؟

صفحہ 356

277۔ سیف چشتیائی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

صفحہ 356۔357۔358

278۔ براہین احمدیہ کے باقی حصہ کی طباعت کی تاخیر میں کیا حکمت تھی؟

279۔ تذکرۃ الشہادتین کی تحریر کے دوران کیا نشان ظاہر ہوا؟

☆......☆......☆

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

محترم میاں مبارک علی صاحب کا ذکر خیر

محترم میاں مبارک علی صاحب سابق زعیم اعلیٰ دہلی گیٹ و سلطان پورہ لاہور آخری دم تک خدمت دین کرنے والی ہستی مورخہ 9 مارچ 2009ء کو صبح ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ یہ سچ ہے کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خاکسار کی ان سے گزشتہ 30 سال سے واقفیت تھی۔ ان کو میں نے اسی طرح خدمت کرتے اور ہمیشہ ہی مسکراتے ہوئے پایا۔ آپ سلسلہ کے فدائی اور خدمت دین پر کمر بستہ تھے نیکی کو سنوار کر ادا کرنے والے اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرنے والے تھے دکھی انسانیت اور غریبوں کے پیارے اور صاف ستھری سیرت کے مالک تھے۔ احمدیت کے شیدائی، غرض بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہوئی تھیں۔ جماعتی کام ہو یا مجلس انصار اللہ کا کام تمام اخراجات خود ہی برداشت کرتے۔ خاکسار نے ان سے کسی جماعتی رسالہ کے لئے مبلغ -/300 روپے طلب کئے مسکراتے ہوئے کہنے لگے کاش آپ نے تین ہزار کہے ہوتے جماعتی اخبارات و رسالہ جات کی دل کھول کر مدد کرتے تھے چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہمارے حلقہ کے ایک سیکرٹری کہتے ہیں حلقہ سلطان پورہ میں محترم میاں مبارک علی صاحب تحریک جدید کے وعدے لے رہے تھے تو خاکسار نے مبلغ -/50 روپے وعدہ دیا۔ اس پر فرمانے لگے کم از کم اس وعدہ کو -/500 روپے تو کریں اللہ تعالیٰ پورا کرے گا۔ اس زمانے میں ایک ٹیچر کی تنخواہ اڑھائی یا 3 ہزار روپے ہوتی تھی انہوں نے کہا میں نے ان کے کہنے پر وعدہ کر لیا اللہ تعالیٰ نے غیب سے وہ -/500 روپے کی ادائیگی کروائی۔

حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد مبارک ہے

”عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 83)

اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی بھی کوشش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وصیت کی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے یہ خوشخبری دی تھی کہ یہ نظام خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ذریعہ ہے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں خدا تعالیٰ سے خاص انعام ملے۔ تو اس نظام میں شامل ہو جاؤ اور اس دروازے میں داخل ہو جاؤ آپ فرماتے ہیں۔

”دنیا کے کام نہ تو کبھی کسی نے کبھی پورے کئے ہیں اور نہ کرے گا۔ دنیا دار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں جائیں گے۔ کون سمجھاوے جبکہ خدائے تعالےٰ نے نہ سمجھایا ہو۔ دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں مگر مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا۔ یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے کی فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غم خواری میں بھی مشغول رہے دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے موت کا ذرا اعتبار نہیں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر 9 صفحہ 72، 73)

محترم میاں مبارک علی صاحب فضل الٰہی حاصل کرنے کے لئے اس جذبہ سے خدمت کرتے تھے۔

خدمت دیں کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

خدمت دین ہوتی ہے صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے نہ دکھاوے کے لئے محترم مبارک علی صاحب وہ شخص تھے جو تھکتے نہیں تھے دین کی خدمت ان کی جان تھی۔ ہر عہدے دار سے بڑھ کر کام کرنے کی کوشش کرنا اپنا نصب العین خیال کرتے تھے۔ انصار کے زعیم اعلیٰ کی حیثیت سے جب کام سنبھالا تو کوئی وقت ایسا نہ تھا۔ جو کسی کمزوری یا کوتاہی کی نذر ہو جائے۔ بلکہ سلسلہ کا کام دوڑ دوڑ کر خود کرتے تھے میٹنگز اور اجلاسات کا انتظام بھی خود کرتے اور اطلاعات بھی لوگوں کے گھروں میں خود پہنچاتے تھے تمام جماعتی میٹنگز میں باقاعدگی کے ساتھ جاتے اور وہاں سے ملنے والی تمام ہدایات احباب جماعت کو بتاتے اور ان پر عمل کرواتے۔ اطاعت خلافت کا مادہ ان میں بھرا ہوا تھا۔ اس طرح خلافت سے خاص لگاؤ تھا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ انہیں فرش پر گرنے کی وجہ سے جسم پر چوٹیں آئی تھیں لیکن اپنی تکلیف کی پرواہ تک نہیں کی اور سہارے کے ساتھ خدمت سلسلہ کے لئے باقاعدہ جماعتی دفتر میں آئے اور ڈیوٹی سرانجام دیتے اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے رہے۔ آپ کا جنازہ لاہور میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اور ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 9 مارچ 2009ء کو پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ نور صفیہ صاحبہ اور پانچ بیٹے مکرم میاں ظفر اقبال صاحب، مکرم میاں امجد اقبال صاحب، مکرم زاہد اقبال صاحب اور مکرم شاہد اقبال صاحب اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں احباب جماعت اس مخلص بھائی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے درجات بلند فرمائے اور اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹ لے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مکرم عطاء النور صاحب

برف کی تلاش میں
کشمیر کی سیر

جونہی موسم سرما 2008ء کا آغاز ہوا میرے ذہن میں شمالی علاقہ جات کی سیر کا پروگرام جنم لینے لگا۔ میں نے اپنے دوستوں کے سامنے جب اس کا ذکر چھیڑا تو وہ بھی بلا تامل اس سیر میں شامل ہونے کے لئے بے چین ہو گئے۔ آخر کار گفت وشنید اور مشوروں کے بعد یہ طے پایا کہ چونکہ دسمبر کا مہینہ قریب آرہا ہے اور برف بھی پڑنے والی ہے تو برف دیکھنے کے لئے کیوں نہ کشمیر جیسی جنت نظیر وادی کا رخ کیا جائے۔ میں نے سنا تو تھا کہ کشمیر جنت نظیر ہے لیکن مجھے آزاد کشمیر کی صرف وادئ نیلم دیکھنے کا دوبار موقع ملا تھا جس کی خوبصورتی اور دلکشی نے میری اس تڑپ کو اور بھی بڑھا دیا کہ میں امسال جموں کشمیر بھی دیکھوں۔ چنانچہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں کشمیر جانے کا مصمم ارادہ بنایا گیا۔ اس سفر کا مرکزی نقطہ نگاہ برف پوش پہاڑ اور بنجوسہ جھیل اور گرم پانی کے چشمے دیکھنا تھا۔

کشمیر کے بارہ میں مختصراً بتاتا چلوں کہ اس کا کل رقبہ 84260 مربع میل ہے۔ زیادہ تر حصہ بھارت کے قبضہ میں ہے جسے مقبوضہ کشمیر کہتے ہیں اور جو پاکستان کے حصہ میں آیا اسے آزاد کشمیر کہتے ہیں۔ یہ علاقہ پاکستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ کے برفانی سلسلوں میں واقع ایک ریاست ہے۔ پہاڑوں کی عام بلندی 20 ہزار فٹ ہے۔ جبکہ ان میں وادیوں کی عام بلندی سطح سمندر سے پانچ سے دس ہزار فٹ تک ہے۔ یہ وادیاں نہایت خوبصورت اور زرخیز ہیں۔ کشمیر اپنے شور مچاتے چشموں، گنگناتی آبشاروں، اونچے اونچے گلیشیئرز، بلند و بالا برف پوش پہاڑوں اور خوبصورت گھنے جنگلات کی وجہ سے برصغیر ہندو پاک میں مشہور ہے، اس کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے جہاں کئی مسلمان بادشاہوں، مہاراجے، راجاؤں، بدھ مت وغیرہ کے آثار ابھی تک پائے جاتے ہیں۔

دسمبر کی ایک ٹھٹھرتی صبح کو نماز فجر کے معاً بعد اس سفر کا آغاز دعا اور صدقات سے ہوا۔ ہم براستہ بھلوال دوپہر منڈی بہاؤالدین پہنچے وہاں چائے پی اور فریش ہو کر ہم شہر سے کچھ دور رسول بیراج پر پہنچے۔ یہ بیراج دریائے جہلم پر واقع ایک خوبصورت جگہ پر بنایا گیا ہے۔ یہاں کچھ دیر ستانے کے بعد ہم سرائے عالمگیر سے ہو کر دینہ کے راستہ منگلا ڈیم پہنچے۔ دور سے ہی منگلا ڈیم جب نگاہ میں آیا تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کوئی پہاڑی سلسلہ ہمارے سامنے کھڑا ہو۔ منگلا ڈیم دیکھنے کا یہ میرا پہلا اتفاق تھا اور میں نے اپنی زندگی میں اتنی بڑی انسانی ہاتھوں سے بنی چیز پہلی دفعہ دیکھی تھی۔ منگلا ڈیم پاکستان کا دوسرا بڑا ڈیم ہے اور اس ڈیم کی کھدائی 18 مئی 1962ء کو شروع ہوئی جو چھ سال میں مکمل ہوا اس کا افتتاح صدر ایوب نے 23 نومبر 1967ء کو کیا۔ منگلا ڈیم کی اونچائی 300 فٹ ہے اور اسے اب مزید بلند کیا جارہا ہے اور اصل بند کی لمبائی 1300 فٹ ہے۔ کیونکہ اس کی تعمیر ہو رہی تھی اور بہت ساری ہیوی ڈیوٹی کرینیں اور ٹرک اس پر کام کر رہے تھے۔ جب ہم ڈیم کے اوپر پہنچے تو ڈیم کا نظارہ دیکھ کر حیران رہ گئے یہاں سے سارا علاقہ بہت نیچے دکھائی دیتا تھا اور اتنا بڑا ڈیم دیکھ کر تو دل مارے حیرت کے باہر آنے لگا۔ پھر ہم قریب ہی ایک کار پارکنگ ایریا کی طرف روانہ ہوئے۔ ڈیم کو نیچے جا کر دیکھا پھر ایک کشتی کرایہ پر لی اور ڈیم کے اندر جا کر مختلف حصے دیکھے۔ اس جگہ کو دیکھ کر تو گویا ہمارے پیسے پورے ہو گئے۔ خیر یہ تو ڈیم کی کہانی تھی اصل میں تو ہم کشمیر دیکھنے آئے تھے اور منگلا ڈیم کشمیر کی شروعات تھیں۔

ڈیم سے کچھ ہی فاصلہ پر میرپور آزاد کشمیر واقع ہے۔ یہ آزاد کشمیر کا سب سے خوشحال علاقہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی کثیر آبادی بیرونی ممالک میں بسلسلہ ملازمت قیام پذیر ہے۔ زیادہ تر علاقہ ہموار، زرخیز اور بارانی ہے۔ اسے میرا خان گکھڑے نے 1642ء میں آباد کیا تھا۔ یہاں سے کھانا کھا کر ہم پہلے دن کی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے۔ یاد رہے یہاں سے آگے آپ کو کوئی CNG پمپ نہیں ملے گا اس لئے اپنی گاڑی کا ٹینک ضرور بھروالیں۔ کوٹلی جاتے ہوئے تقریباً 20 کلومیٹر تک منگلا ڈیم آپ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ میرپور سے آگے سڑکیں کچھ خاص نہیں ہیں۔ جنہیں ناران، کاغان اور مری جانے کا اتفاق ہوا ہو وہ اس سفر سے اور سڑک سے بور ہوں گے۔ کیونکہ نہ تو یہاں اس سڑک پر کوئی بڑی دکانیں ہیں نہ آبادی ہے اور نہ ہی اس ٹوٹی سڑک پر سائن بورڈز، آئی کیٹس (Eye Cats) ہیں۔ خاص کر جو پہلی دفعہ اس علاقہ میں سفر کریں ان کو مشورہ یہی ہے کہ وہ رات ڈھلنے سے پہلے کوٹلی پہنچ جائیں۔ رات ہم کوٹلی پہنچے۔ نہا دھو کر کھانا کھا کر ہم اپنے میزبانوں کے ساتھ رات دیر تک اگلے روز کا شیڈیول ترتیب دیتے رہے۔

اگلے دن صبح فجر بیت الحمد میں باجماعت ادا کی۔ تلاوت کے بعد ناشتہ کیا اور دعا کے ساتھ ہم کوٹلی سے تتہ پانی کی طرف روانہ ہوئے۔ تتہ پانی سے قریب ایک میل دور رام باڑی میں ہم نے بیت طاہر میں نمازیں ادا کیں اور پھر واپس تتہ پانی پہنچے جو دریائے پنچھ پر واقع ایک قصبہ ہے۔ یہ اپنے ابلتے پانی کے چشموں کی وجہ سے مشہور ہے جس میں سے گندھک کی شدید بُو آتی ہے۔ یہاں ہم نے کچھ مریضوں کو بھی چشمہ کی بھاپ لیتے ہوئے دیکھا۔ کچھ دیر رکنے کے بعد ہم بنجوسہ روانہ ہوئے۔ راستہ خوبصورت اور دل کو لبھانے والا تھا۔ خاص کر کشمیری طرز تعمیر کے بنے ہوئے ڈبل سٹوری گھر اور ان کے آگے بڑا سا باغیچہ اس وادی کے منظر کو اور بھی چار چاند لگا دیتا تھا۔ لہلہاتے کھیت اور اونچے درخت سارے راستے آپ کے ہمسفر رہتے ہیں۔ شام پڑنے پر ہم بنجوسہ پہنچے جو رات کے چھا جانے سے جلد ہی آنکھوں سے الوداع ہو گئی اور ہم ٹھیک سے اس کی سیر نہ کر سکے۔ یہاں ٹھنڈ بہت تھی۔ رات ہم قریب ہی ایک جگہ تراڑ کھل میں ایک کشمیری کے گھر میں رہے جس نے اپنی مہمان نوازی سے ہمارے دل پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ کشمیری واقعتاً بہت مہمان نواز ثابت ہوئے۔ اگلے روز صبح ہوتے ہی ہم جھیل بنجوسہ پر پہنچے جو چاروں طرف سے درختوں میں گھری ہوئی جھیل تھی۔ جھیل بنجوسہ درحقیقت ایک مصنوعی جھیل ہے جو پُرکشش تو ہے مگر قدرتی حسن سے مالا مال نہیں کیونکہ نہ تو جھیل میں گلیشئر یا چشمے کا تازہ پانی داخل ہوتا ہے اور نہ ہی پانی کا اخراج ہوتا ہے اس لئے پانی کافی گندا تھا لیکن پھر بھی علاقہ کی خوبصورتی کی وجہ سے جھیل خوبصورت لگتی ہے۔ جھیل سے دل بھرا تو ہم اپنے آخری ٹارگٹ یعنی برف کی تلاش میں روانہ ہوئے۔

جھیل کی اوپر کی سطح اگرچہ کچھ کچھ جمی ہوئی تھی لیکن ہمیں اس سے زیادہ کی تلاش تھی۔ بنجوسہ کو خیر باد کہتے ہوئے ہم راولہ کوٹ کے راستہ ارجہ سے ہوتے ہوئے کوہالہ پہنچے۔ راستے میں دریا اور ندی نالے ہمارے ہمسفر رہے۔ باغ کا یہ علاقہ بھی کافی خوبصورت ہے۔ کوہالہ سے ہم نیچے اترے اور سیدھا آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد آ پہنچے یہاں ہم نے کھانا کھایا اور نمازیں ادا کیں۔ یہ شہر بھی اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے کسی کا ثانی نہیں۔ چونکہ مظفر آباد ہم پہلے بھی آ چکے تھے اس لئے کچھ دیر رکنے کے بعد ہم نے واپسی کا سفر اختیار کیا۔ کوہالہ پُل وہ مقام ہے جو پنجاب اور آزاد کشمیر کی سرحد ہے۔ رات ہم مری ٹھہرے جہاں ہم نے مال روڈ پر شاپنگ کی اور اچھے اچھے کھانے کھائے۔ اگلے روز ہمیں پتہ چلا کہ ایوبیہ جو اس علاقے میں سب سے اونچا مقام ہے وہاں برف مل سکتی ہے تو یہ سن کر تو ہم نے بغیر کسی دیر کے وہاں جانے کی ٹھان لی اور آخر کار ہمیں وہاں تقریباً 8 انچ برف مل ہی گئی۔ یہاں آ کر ایک بار پھر ہمارے پیسے پورے ہو گئے۔ ایبٹ آباد میں ہم نے ایک دوسرے پر برف کے گولے پھینکے اور چیئر لفٹ پر بھی بیٹھے۔ یہاں پر ہم نے بہت سارے بندر بھی سرعام پھرتے دیکھے۔ یہاں سے ہماری واپسی ہوئی۔ ہم نیو مری موٹروے کے راستہ اسلام آباد پہنچے وہاں رات کا کھانا کھایا اور پھر موٹروے کے راستہ ہم رات 3 بجے گھر پہنچے۔ Zero Visibility کی وجہ سے موٹروے اس دن سوائے پنڈی ٹرمینل کے بند تھی۔ موٹروے پر بغیر کچھ دیکھے گاڑی کا سفر بھی ہمارے لئے ایک ایڈونچر تھا۔

ربوہ سے مظفر آباد

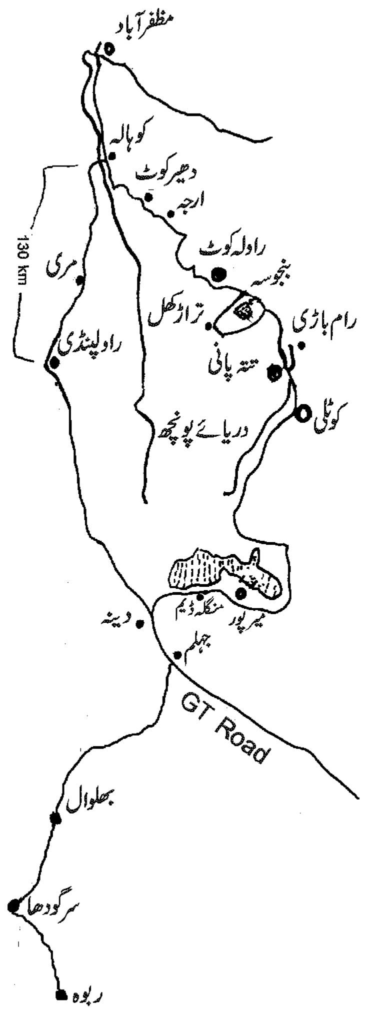

آخری ایام کی خدمت

جماعت احمدیہ کے ایک دیرینہ معاند اور ایک بہت بڑے اخبار نویس بیمار ہو کر مری میں صاحب فراش تھے۔ وہ فالج کی بیماری میں مبتلا تھے اور نہایت کسمپرسی کے عالم میں اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو علم ہوا۔ تو آپ برداشت نہ کر سکے اور ڈاکٹر غلام مصطفے صاحب کو بغرض علاج بھجوایا۔ اور ادویہ کے لئے اپنی جیب خاص سے رقم مرحمت فرمائی۔ اس سلسلہ میں جناب عبدالحکیم صاحب عامر کا بیان ہے کہ:

"ایک سال پیشتر جب آغا صاحب (شورش کاشمیری صاحب مدیر چٹان۔ ناقل) سخت علیل تھے قادیانیوں کے روحانی پیشوا (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) نے ایک پیغام کے ذریعے آپ کو غیر ملکی دوائیوں کی پیشکش کی............ مولانا ظفر علی خان کی علالت کے دنوں میں جبکہ وہ مری میں مقیم تھے، قادیانیوں کے روحانی پیشوا سے مولانا کو بھی اس قسم کی پیشکش کی گئی تھی۔

(نوائے وقت 30/اکتوبر 1975ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب گلشن اقبال کراچی مورخہ 17/اپریل 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 18/اپریل 2009ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم موصی تھے اور گزشتہ چند روز سے بیمار چلے آ رہے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ خداتعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالحمید خلیق صاحب بابت ترکہ مکرم محمد ابراہیم فائق صاحب)

مکرم عبدالحمید خلیق صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد ابراہیم فائق صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 33/17 محلہ دارالنصر وسطی میں سے 10 مرلہ 27.5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

1۔ مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ۔ بیٹی
2۔ مکرم عبدالرشید مبشر صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرم عبداللطیف اختر صاحب (مرحوم) بیٹا

مرحوم کے ورثاء

(i) مکرمہ پروین اختر صاحبہ۔ بیوہ
(ii) مکرمہ نجمہ صاحبہ۔ بیٹی
(iii) مکرمہ عذرا صاحبہ۔ بیٹی
(iv) مکرمہ عتیقہ صاحبہ۔ بیٹی
(v) مکرمہ طوبیٰ صاحبہ۔ بیٹی
(vi) مکرمہ صابحہ صاحبہ۔ بیٹی
(vii) مکرم عبدالمومن صاحب۔ بیٹا

5۔ مکرم عبدالقدیر کوکب صاحب۔ بیٹا
6۔ مکرم عبدالمجید طارق صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تقریب آمین

مکرم سلطان بشیر طاہر صاحب کارکن وکالت دیوان شعبہ مربیان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ نوشابہ خان واقفہ نو بنت مکرم سلطان احمد صاحب عامر مربی سلسلہ سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین نے تین سال آٹھ ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 16/اپریل 2009ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ اس میں بچی سے قرآن کریم سنا گیا اور مکرم محبوب احمد صاحب راجیکی صدر جماعت سعد اللہ پور نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ خادمہ دین، والدین اور خلیفہ وقت کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

ولادت

مکرم رفیع الدین بٹ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم مصباح الدین بٹ صاحب جرمنی کو مورخہ 2 اپریل 2009ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فاتح احمد بٹ عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب ساکن بدوملہی کا نواسہ اور مکرم حضرت مولوی خیر دین صاحب بٹ رفیق حضرت مسیح موعود آف نارووال ثم بدوملہی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی درازی عمر، نیک، صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

گمشدہ کتاب

خلافت لائبریری سے گھر آتے ہوئے کالج اور جامعہ کے عقب کی سڑک پر کتاب کلیات پریم چند سائیکل سے گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملی ہو براہ مہربانی نذیر احمد مغل 3/27 دارالیمن وسطی، بالمقابل بیت سلام ربوہ یا بیت السلام کے سامنے مکرم ڈاکٹر بشیر صاحب کو یا خلافت لائبریری میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل لاہور کے دورہ پر ہیں جملہ احباب جماعت و امیر صاحب لاہور سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔ نیز تمام مشتہرین سے درخواست ہے کہ روزنامہ الفضل میں اشتہارات دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

51ویں ٹیچرز ٹریننگ کلاس

محض خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے نظارت تعلیم القرآن کے تحت امسال کی پہلی اور مجموعی طور پر 51ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس برائے صوبہ پنجاب و آزاد کشمیر مورخہ 6 تا 16/اپریل 2009ء ربوہ میں منعقد کی گئی۔ کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 6/اپریل کو صبح ساڑھے آٹھ بجے ایوان ناصر میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی تھے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد کلاس کے منتظم اعلیٰ مکرم قاری مسرور احمد صاحب نے کلاس کے قواعد و ضوابط سے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ جس کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے افتتاحی خطاب میں طلباء کو قرآن کریم سادہ، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سیکھنے، اس کی ضرورت و اہمیت اور فضائل و برکات بیان کیں اور دعا کروائی۔

ان کلاسز کا مقصد احباب جماعت میں تعلیم القرآن کا شوق پیدا کرنا ہے اس کلاس میں جو طلباء شامل ہو کر علم قرآن سیکھتے ہیں انہیں بطور استاد اور معلم تیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ وہ اپنے علاقوں میں جا کر آگے بھی لوگوں کو قرآن کریم سکھانے کا موجب بنیں۔ اس کلاس میں 29 اضلاع کے 70 افراد نے شرکت کی۔ یہ کلاس دفتر انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال میں صبح سوا آٹھ بجے سے دن ایک بجے تک لگائی جاتی رہی۔ کلاس میں ترجمۃ القرآن، تجوید اور قراءت قرآن، عربی گرائمر اور عام عربی بول چال اور حفظ قرآن و تلاوت کے پیریڈز رکھے گئے تھے۔ تدریسی فرائض مربیان سلسلہ مکرم محمد افضل فہیم صاحب، مکرم قاری مسرور احمد صاحب، مکرم عبدالرزاق فراز صاحب اور مکرم منصور احمد ناصر صاحب نے سرانجام دیئے۔ ایک پیریڈ میں مرکز سلسلہ میں موجود اہم اداروں اور مختلف صیغہ جات کے افسران یا ان کے نمائندہ تشریف لا کر اپنے صیغے کا تعارف کرواتے رہے۔ نیز زیارت مرکز کے سلسلہ میں بھی پروگرام ہوئے۔ روزانہ نماز عشاء کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے سٹڈی ٹائم رکھا گیا۔ نماز عصر کے بعد ایک خصوصی نشست ''صحبت صالحین'' میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کروائی جاتی رہی۔ مورخہ 15/اپریل 2009ء کو طلباء کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔ کلاس کے دوران مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم بھی کروایا گیا۔

اختتامی تقریب مورخہ 16/اپریل کو ''ایوان ناصر'' میں ہی منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم منتظم اعلیٰ صاحب نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے نمایاں اعزاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے طلباء کو قرآن کریم سیکھنے، اس پر عمل کرنے اور آگے بھی قرآن پڑھانے کی تلقین کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔ کلاس کے اختتام پر الوداعی ظہرانہ دیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے اور شاملین کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت میاں محمد جان صاحب
وزیر آباد رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

بیعت: 27 دسمبر 1891ء

وفات: 27/اپریل 1938ء

حضرت میاں محمد جان صاحب ولد محمد بخش صاحب وزیر آباد کے رہنے والے تھے اور اہلحدیث تحریک میں شریک تھے۔ لیکن جب حضرت اقدس مسیح موعود کے دعویٰ سے اطلاع ہوئی تو آپ نے تحقیق شروع کر دی اور جلد ہی حضرت اقدس کی صداقت کے قائل ہو گئے۔

آپ نے حضرت مولانا حکیم نورالدین (خلیفۃ المسیح الاول) کی معیت میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی تھی اور ابتدائی رفقاء میں شامل تھے اور غالباً وزیر آباد میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ آپ کی بیعت 27 دسمبر 1891ء کی ہے۔ رجسٹر بیعت میں آپ کا نام 182 نمبر پر یوں درج ہے۔

شیخ محمد جان صاحب سکنہ وزیر آباد ملازم محل چوب بردار راجہ امر سنگھ صاحب جموں۔

آپ جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ 1891ء میں بھی شامل ہوئے۔ آسمانی فیصلہ، آئینہ کمالات اسلام میں شمولیت جلسہ سالانہ 1891ء، 1892ء اور سراج منیر چندہ مہمانخانہ، تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی اور کتاب البریہ میں پُرامن جماعت میں ذکر ہے۔ وفات 27/اپریل 1938ء کو ہوئی۔

اپنے آپ پر احسان

حضرت مصلح موعود نے 1937ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

''دوستوں کو چاہئے کہ وہ حتیٰ الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا''۔

حضور کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ منگواتے ہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب مربی سلسلہ صدر محلّہ شکور پارک ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری ہمشیرہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ عرصہ 9 سال سے کینسر جیسی موذی مرض میں گرفتار ہیں آجکل بیماری نے بہت زیادہ زور پکڑا ہوا ہے بعض دفعہ تو مسلسل کئی کئی گھنٹے بیہوشی میں گزرتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں صورتحال کافی پیچیدہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ معجزانہ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سعید اللہ خان صاحب ملہی دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عزیزم جری اللہ خان عمر 6 سال گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہے اب تک مختلف ہسپتالوں میں سات آپریشن ہو چکے ہیں بایاں گردہ نکال دیا گیا ہے مورخہ 28/اپریل 2009ء کو سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن کراچی میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضلوں سے معجزانہ طور پر اسے شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے اپنا خاص رحم فرمائے ہر قسم کی پیچیدگی اور تکلیف سے محفوظ رکھے ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع وغروب 27/اپریل

طلوع فجر	4:59
طلوع آفتاب	6:25
زوال آفتاب	1:06
غروب آفتاب	7:47

الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس 1400/- روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت سیکیورٹی گارڈ
الصادق اکیڈمی میں سیکیورٹی گارڈ جو اسلحہ کا لائسنس رکھتا ہو کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات صدر محلّہ سے تصدیق شدہ درخواست کے ساتھ مین برانچ دارالرحمت شرقی الف رابطہ کریں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ 047-6214434, 6211637

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

FD-10